عرب جمہوریہ مصر ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۶ نومبر ۲۰۲۱ء

معاشرتی امن وامان کے بنیادی اسباب

بیشک امن و امان کی نعمت ان عظیم ترین نعمتوں میں سے ہے جو اللہ تعالی نے کرم نوازی فرماتے ہوئے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہیں، ارشاد باری ہے: {لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ* إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ* فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ* الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ} "اس لئے کہ اللہ تعالی نے قریش کے دلوں میں سردی اور گرم (کے موسم) میں تجارتی سفر کی الفت پیدا کر دی، پس انہیں چاہیے کہ وہ اِس گھر کے رب کی عبادت کیا کریں جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشی اور انہیں خوف سے امن عطا فرمایا"۔ اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے: {أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ} "کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں نہیں بسایا جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں یہ ہماری طرف سے رزق ہے، لیکن ان کی اکثر نہیں جانتی"۔ اور ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے: {أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللهِ يَكْفُرُونَ} "کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن والا بنا دیا ہے حالانکہ ان کے آس پاس سے لوگوں کو اُچک لیا جاتا ہے کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن تھا اس کا جسم سلامت تھا اور اس کے پاس اس دن کا رزق تھا تو گویا کہ ساری دنیا اس کے قبضہ میں دے دی گئی"۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ امن و امان ایک معاشرتی عمل ہے جس میں وطن کے سارے فرزند شریک ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں سے کسی ایک فرد کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ معاشرے کے امن وامان سے الگ ہو کر اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے امن و امان مہیا کر سکے، لوگ اپنے معاشروں اور

اپنے ملکوں میں اس کشتی کے مسافروں کی مانند ہیں جس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے بعض مسافروں کو چھوڑ کر بعض کو بچا سکے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی حدود کی پاسداری کرنے والے اور ان کی خلاف ورزی کرنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں قرعہ اندازی کی، پس ان میں سے بعض کو اس کشتی کا اوپر والا حصہ ملا اور بعض کو اس کا نیچے والا حصہ ملا، نیچلے حصے والوں نے جب پانی لینا ہوتا تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے، نیچلے حصے والوں نے کہا: (کیا خیال ہے) اگر ہم اپنے حصے میں سوراخ کرلیں اور ہم اوپر والوں کو کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچائیں گے، پس اگر اوپر والوں نے انہیں اور جس چیز کا انہوں نے ارادہ کیا ہے، اسے چھوڑ دیا تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور اگر انہوں نے انہیں روک دیا تو وہ بھی بچ جائیں اور باقی سب بھی بچ جائیں گے"۔

اس معاشرتی امن و امان کے کچھ بنیادی اسباب اور عناصر ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

اول: ایمانی پہلو کو مضبوط کرنا جو کہ معاشرے میں اطمئنان و سکون کا باعث بنتا ہے، اور معاشرے کو فکری انحراف اور انتہا پسندی سے محفوظ رکھتا ہے، ارشاد باری ہے: {**الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ**} "اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، سن لو اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں"۔ اللہ تعالی کی ذات پر ایمان ہی معاشرے کے افراد کے لئے باطنی امن و سکون کا باعث بنتا ہے جس کے اثرات سارے معاشرے کے امن و امان پر پڑتے ہیں۔

دوم: اقتصادی پہلو جو کہ کام، پختگی اور پیداوار کی مرہون منت ہے، اسی لئے ہمارے دین حنیف نے کام کرنے اور اس کو پختگی اور احسن طریقے سے سرانجام دینے کی ترغیب دی ہے، ارشاد باری ہے: {**وقل اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون**} "اور آپ فرمائیے عمل کرتے رہو پس اللہ تعالی اور اس کا رسول اور مومن تمہارے عملوں کو دیکھیں گے"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {**وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ**

وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ} "اور احسان کیا کر جس طرح اللہ تعالی نے تجھ پر احسان کیا ہے اور زمین میں فتنہ وفساد کی خواہش نہ کر یقینا اللہ تعالی فساد برپا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرے تو اسے پختگی سے کرے "۔ اس سے امن وامان فروغ پاتا ہے اور معاشرے کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔

سوم: معاشرے کے افراد کے درمیان باہمی کفالت اور ایک دوسرے سے شفقت ومہربانی جیسی اقدار کو پختہ کرنا، ہمارے دین حنیف نے اس پہلو پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے زکوۃ فرض کی، صدقات کی ترغیب دی، اور وقف کو جائز قرار دے کر اس پر ابھارا، ارشاد باری ہے: {مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ الله كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ والله يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ والله وَاسِعٌ عَلِيمٌ} "جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس نے سات بالیں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانہ ہے اور اللہ تعالی جس کے لئے چاہتا ہے مزید بڑھا دیتا ہے اور اللہ تعالی وسیع بخشش والا جاننے والا ہے"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ الله وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ} "اور مال میں سے جو کچھ تم خرچ کرو تو (اس میں) تمہارا اپنا فائدہ ہے، اور تم خرچ نہیں کرتے ہو سوائے اللہ تعالی کی رضا طلبی کے اور مال میں سے جو کچھ تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا ادا کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کر دے گا، جس نے کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کی تو اللہ تعالی اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی پیدا کر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں

ہوتا ہے "۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " جس کے پاس کوئی زائد سواری ہو وہ اسے اس شخص کو دے دے جس کے پاس کوئی سواری نہ ہو، اور جس کے پاس زائد زاد راہ ہو تو وہ اسے اس شخص کو دے دے جس کے پاس زاد راہ نہ ہو" یہاں تک کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا بھی زائد چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔

اور معاشرتی امن وامان کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب **لوگوں کے درمیان مساوات کے اصول کو فروغ دینا ہے**، تمام لوگ کنگھی کے دانتوں کی طرح برابر ہیں، ترقی یافتہ پرامن معاشرہ کے افراد کے درمیان رنگ یا نسل کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اے لوگو! سن لو بیشک تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ ایک ہے، سن لو کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر، اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، بجز تقوی کے"، معاشرے کے افراد کے درمیان تفاوت صرف قدرات اور صلاحیتوں اور ان کوششوں کی بنیاد پر ہوگا جو ایک فرد اپنے معاشرے کو نفع پہنچانے کے لئے صرف کرتا ہے۔

برادران اسلام!

بیشک معاشرے کو ترقی دینے اور اس کو ہر قسم کے نقصانات اور خطرات سے محفوظ رکھنے کے ذریعے امن و امان کی فضا قائم کرنا معاشرتی امن و امان کے بنیادی عناصر میں شمار ہوتا ہے، ارشاد باری ہے: {هُوَ أَنْشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا} " اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور تمہیں اس میں بسا دیا"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " مسلمان جو چیز بھی بوتا ہے پھر اس سے کوئی انسان، یا کوئی جانور، یا کوئی پرندہ کھاتا ہے تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن تک صدقہ ہوگا"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: "ایمان کے ساٹھ سے زائد –یا ستر سے زائد- شعبے ہیں، ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے، اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے"۔

آج ہمیں کتنی اشد ضرورت ہے کہ فوج، پولیس، عدالتوں اور تعلیم و تربیت جیسے ملکی ادارے اور دینی، ثقافتی اور سول ادارے آپس میں متحد ہو کر معاشرتی امن و امان کے فروغ کے لئے مشترکہ کوشش کریں تاکہ معاشرے کے افراد کی شانہ بشانہ کوششوں سے ان کو امن و امان کی دولت نصیب ہو۔

اے اللہ! ہمیں، ہمارے پیارے ملک مصر اور سارے اسلامی ممالک کو

امن و امان کی دولت سے مالا مال فرما۔ آمین